خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اس کے لئے صدق دکھایا جائے

برکات الٰہی پانے کیلئے تزکیہ نفس ضروری ہے

اگر اللہ تعالیٰ کیلئے تکالیف اٹھانے کو تیار ہوں گے تو اللہ تعالیٰ تکالیف سے بچا لے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ 31 دسمبر 2006ء بمقام گراس گیراؤ جرمنی کا خلاصہ

خطبہ عید کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گراس گیراؤ جرمنی میں مورخہ 31 دسمبر 2006ء کو عیدالاضحیٰ کا خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے سورۃ الحج کی آیت نمبر 38 کی تلاوت کی اور فلسفہ قربانی کے روح پرور نکات بیان فرمائے یہ خطبہ عید براہ راست ایم ٹی اے پر مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم اس عید پر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی عظیم الشان قربانی کا واقعہ سنتے ہیں اور اس قربانی کی یاد میں قربانیاں بھی کرتے ہیں اور بہت سارے لوگوں کی کیفیت بھی جذباتی ہو جاتی ہے اور ہر قسم کی قربانی کا جوش بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن عموماً یہ جوش عارضی ہوتا ہے بعض تو خطبہ ختم ہونے کے فوراً بعد ہی پہلے والی کیفیت میں واپس آ جاتے ہیں اور اس عہد کے عظیم مقصد کو بھول جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی بہت عظیم قربانی تھی۔ حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے اور اس کی والدہ کو بے آب و گیاہ زمین میں بے یار و مددگار چھوڑ آئے اور اس کی گردن پر چھری پھیرنے کیلئے بھی تیار ہو گئے۔ بیٹے کی تربیت بھی ایسی اعلیٰ کی تھی کہ وہ بھی بلا چون و چرا خدا کی راہ میں ذبح ہونے کیلئے تیار ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی اس قربانی کو اتنا پسند کیا کہ ہمیشہ کیلئے اس کو مثال بنا دیا۔ اور برکتوں اور فضلوں سے نوازا۔ اس بے آب و گیاہ زمین کو پانی بھی دیا اور ساری دنیا کیلئے مرجع بھی بنا دیا اور کثرت سے اولاد بھی عطا کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس مثال میں یہ سبق ہے کہ اگر ہم خدا کی خاطر تکالیف اٹھانے کیلئے تیار ہوں گے تو خدا تعالیٰ خود ان تکالیف سے ہمیں بچائے گا۔ جس طرح حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ بھوک پیاس کی تکلیف برداشت کرنے کیلئے تیار ہو گئے اور خدا نے وہاں خود اس کا انتظام کر دیا اور حضرت ابراہیمؑ جب خدا کی خاطر آگ میں پڑنے کیلئے تیار ہو گئے تو خدا نے آگ کو ٹھنڈا کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ نور اور روشنی کا زمانہ ہے لیکن اس سے فائدہ اٹھانا ہے تو دلوں کی پاکیزگی اور تزکیہ نفس ضروری ہے اگر خود کھڑکیوں دروازوں کو بند کر کے پردے پھیلا دینگے تو یہ روشنی اندر نہیں آ سکتی۔ ہمیشہ اندھیرے میں رہیں گے اس لئے یاد رکھیں جب تک تزکیہ نفس نہیں ہوگا روحانیت حاصل نہ ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حقیقی عید تبھی حاصل ہوگی جب دلوں کو صاف کرینگے دلوں کی میل کو دور کریں گے اس کیلئے مجاہدہ کرینگے۔ دعا کریں گے۔ برکات الٰہیہ سے تبھی فیضیاب ہونگے جب تزکیہ نفس کرینگے۔ دلوں کو ٹٹولیں گے اور ان میں خوف خدا اور تقویٰ پیدا کرینگے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی راہ یہ ہے کہ اس کیلئے صدق دکھایا جائے۔ صدق کا معیار وفاداری ہے۔ وفاداری کا مطلب ہے کامل فرمانبرداری کہ جب حکم ہوا تو بلا چون و چرا عمل کیا۔ کوئی بہانے نہیں تراشے۔ دل میں خوف بھی ہو تو وفا کا تقاضا ہے کہ جب قربانی کا حکم ہو تو فوراً تیار ہو جائیں۔ کیونکہ خدا عمل چاہتا ہے۔ ثبات قدم دکھائیں اور قربانیوں میں آگے بڑھتے ہوئے دعائیں کرتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ واقفین نو بھی اور ان کے والدین کو بھی سبق حاصل کرنا ہے کہ وفا اور صدق کے نمونے دکھاتے رہیں۔ والدین حضرت ابراہیمؑ کی طرح اپنے بچوں کی تربیت کریں کہ یہ قربانی کیلئے تیار ہو جائیں اور یہی کہیں کہ تو مجھے صبر کرنے والا پائے گا۔ لوگوں کی دیکھا دیکھی وقف نہ کریں۔ بلکہ اس کو سمجھتے ہوئے قربانی کریں۔ اگر تربیت صحیح نہ ہو تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یا بچہ بڑا ہو کر انکار کر دیتا ہے یا پھر اس قابل نہیں ہوتا کہ جماعت کوئی خدمت سپرد کرے۔ ان کے دلوں میں بچپن سے خدمت دین کا جذبہ پیدا کریں۔ اور ایسی تربیت کریں کہ بے دھڑک اپنی گردن چھری کے نیچے رکھ دیں اور ہمیشہ ان کیلئے دعائیں کریں۔ انہیں نظام خلافت سے وابستہ کریں۔ خلافت کے ساتھ ہی تمام ترقیات وابستہ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسیران اور شہداء کے ورثا کیلئے دعا کریں۔ واقفین اور کارکنان کیلئے دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ تقویٰ کی روح سے قربانی کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنے جائزے بھی لیں میدان عمل والوں کی بڑی ذمہ داری ہے۔ تمام احمدیوں کو عید مبارک ہو۔ قربانی کے جذبے سے جو بھی قربانی پیش کریں خدا تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔